رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کروں گا دور اس منہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
جو ہوگا ایک محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان

# فاروق

ایڈیٹر و پروپرائیٹر قاسم علی خاکسار

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ۔ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۱۷ء | نمبر ۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## سلسلہ کی خبریں

**قادیان** حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ بفضلہ تعالیٰ امور خلافت کو سرانجام فرما رہے ہیں خاندان رسالت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ ۲۶ مارچ کو کسی قدر بارش ہوئی جس سے موسم میں پھر خنکی آگئی۔

**مباحثہ** آریہ سماج قادیان کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ کو تھا جس میں بھجن منڈلی بھجنک دیدک تال سر کے ہنر خوب دکھلاتا رہا۔ اوپدیشک کوئی مشاہیر میں سے نہ تھا۔ ایک نوخیز نوآموز جو غالباً یونیورسٹی کا جانشین معلوم ہوتا تھا۔ اپنی علمی قابلیت کے اظہار میں کوتوا قرحۃً خاسئین سے تناسخ کا ثبوت دیکر آریہ سامعین کو شرمندہ کر رہا تھا۔ جس سے مناسب سمجھا گیا کہ چند مسائل پر گفتگو کی جائے سکرٹری صاحب لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے تین مسائل (۱) یوگ (۲) تناسخ۔ (۳) سلسلہ دنیا ازلی ہے) پر تبادلہ خیالات کے لئے لکھا جیسے سے تناسخ پر گفتگو کرنا منظور ہو کر چار گھنٹہ دو جلسوں میں

خاکسار خادم سلسلہ ایڈیٹر فاروق سے مباحثہ رہا۔ الحمد للہ کہ نمایاں طور پر احقاق حق اور ابطال باطل ہو کر بخیر و خوبی مباحثہ ختم ہوا۔ مباحثہ تقریری تھا۔ سامعین کی تقریریں معزز مہر الفضل کے چیف ایڈیٹر نے قلمبند فرمائی تھیں جو غالباً شائع ہونگی۔

**درخواست دعا** ایک مخلص دوست عرصہ سے درد دندان کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ جس سے ان کو بہت تکلیف رہتی ہے احباب درد دل سے شفاء کے لئے شافی مطلق کے حضور دعا فرماویں

**نسخہ مطلوب ہے** اگر کسی دوست کو دانتوں کے کیڑا لگ جانے کا علاج مجرب معلوم ہو تو ازراہ ہمدردی خاکسار ایڈیٹر فاروق کو نسخہ لکھ بھیجیں۔ تاکہ فائدہ عام کے لئے اسکو اخبار میں شائع کر دیا جاوے کیڑا دانتوں کو کھاتا جاتا ہے اور مریض اطلاع دیتے ہیں۔ کہ تین دانت ان کے اسطرح ضائع ہو چکے ہیں۔ اب چوتھے کو کیڑا لگ رہا ہے۔ درد بھی سخت رہتا ہے۔ اس لئے علاج و نسخہ کی ضرورت ہے۔

**فاروق کی پہلی رپورٹ** الحمد للہ کہ خدا کے فضل سے فاروق کے پہلے چار ماہ اس پرچہ کے ساتھ ختم ہوتے ہیں۔ اور چار مہینے کے ۱۶ پرچے بحساب ۴ پرچے فی ماہ ٹھیک باقاعدہ شائع ہوئے۔ اگلا پرچہ ۱۵ اپریل کا انشاء اللہ آئندہ چار ماہ کے واسطے وی پی ہوگا۔ مگر میں احباب کو یہ سنادوں کہ اس چار ماہ میں کتنے خریدار دوستوں کی کوشش سے ملے اور کتنے سابقہ خریدار خارج ہوئے اور کتنے وی پی کئے گئے تھے انمیں سے کتنے واپس آ گئی ہو کر آئے اور اسوقت اخبار کی اشاعت کسقدر ہے افسوس سے کہا جاتا ہے کہ ۲۰- وی پی معہ جدید خریداران کے دسمبر ۱۹۱۶ء سے اسوقت تک اس چار ماہ میں کئے گئے جس میں ۱۳۸ انکاری ہو کر واپس آئے باقی ۴۸۲ وصول ہوئے پانچ خریداران کے اب کارڈ آ گئے کہ ان کے نام اخبار بند کر دیا جائے پس اسوقت ۴۷۷ کے نام اخبار جاتا ہے۔ اب ناظرین خود اندازہ فرمالیں کہ یہ اشاعت جو پانچسو سے بھی کم ہے کچھ قابل فخر ہے ایکہزار خریدار کے لئے اہل

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی ایم قاسم علی نے چھپوا کر شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی گئی مگر پانچسو بھی خریدار نہ ہوئے۔ ہنوز آئندہ چار ماہ کے لئے اب اپریل کا پرچہ وی پی ہوگا۔ دیکھئے اس میں کتنے اور کم ہو جاتے ہیں۔ میں بار بار کن الفاظ میں اپیل کروں آپ خود ہی سوچ لیں کہ اس گرانی کاغذ کے زمانہ میں جبکہ اخراجات مطبع وغیرہ بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ کیا اتنی اشاعت اخبار کے قیام کے لئے کافی ہو سکتی ہے اسلئے میں اتنا عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ موجودہ جملہ خریداران اگر ایک ایک ہی جدید خریدار دیں تو مشکل آسان ہو جائے گی اور اخبار چلتا رہیگا ہمت مرداں مدد خدا مشہور بات ہے صرف تھوڑی سی توجہ بکار ہے پھر بیڑا پار ہے اسوقت تک چار ماہ میں دوستوں نے جو نئے خریدار دیئے ان کی تعداد ۹۶ ہے۔ اگر یہ ۹۶ خریدار نہ ہوتے تو ۴۰۰ سے بھی کم خریدار تھے پس ہمت کر کے ایک ایک خریدار دو۔ جو چار ماہ کا ایکروپیہ ھی پیشگی ادا کریں۔ یہ آسانی پھر اسقدر کمی خریداران حیرت ہو

**وی پی** ۱۔ میں ۵ر اپریل کا پرچہ عمر میں وی پی بھیجونگا جو اپریل نہایت ۱۵ر جولائی تک چار ماہ کے واسطے ہوگا۔ بعد وصولی وی پی چار چار آنہ کی انعامی کتابیں ارسال کر دونگا۔ اگر پہلے ہی انعامی کتابوں کا وی پی کر دوں۔ تو جو دوست وی پی واپس کر دیں گے اس سے محصول ڈاک کا بہت نقصان ہوگا۔ بنابریں یہ تجویز مناسب ہے کہ پہلے قیمت وصول ہو جائے۔ پھر جن کی قیمت وصول ہو جائے گی ان کے نام انعامی کتابیں بھیجدوں گا۔ اب فقط اخبار کا وی پی کروں جو عمر کا ہوگا عہ قیمت چار ماہ اور ارسال وی پی ارہابت محصول ڈاک انعامی کتاب۔ میں امید کرتا ہوں کہ وی پی کی وصولی میں تامل نہ ہوگا۔ اور بلا وجہ معقول وی پی واپس کر کے نقصان نہ دیا جائیگا۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ خدا ہی آپ کے دل میں درد اور غیرت پیدا کرے کہ آپ اپنے اخباروں کے قیام کے لئے پوری کوشش سے کام لیں۔ آمین

**ظہور المہدی** صرف چھ جلدیں باقی ہیں عہ

قیمت بھیجکر منگوالیں۔

مینیجر فاروق قادیان

# اِنتقالِ پُرملال

جناب مولٰنا مولوی علی احمدؐ صاحب احمدی ہیڈ ماسٹر نارمل سکول راولپنڈی تخلص حقانی ازقاسم علیخان قادیانی متوطن رام پوری

کیوں ہوا ہے آج ایدل مائل رستخیز و فغاں
گرمی گفتار سے لب پر جو ہیں چھالے عیاں
تیری باتوں میں ہی سوزش تیری آہوں میں ہوا
تیرے منہ میں بنگئی ہے آج کیوں شعلہ زباں
آہ ہے افسردہ یقیناً مضطرب ہے بیگماں
شکل پژمردہ بتاتی ہے کوئی فکر گراں
ہر نفس تار شرر جنبش سے لب اخگر فشاں
کوئی مجمر ہے کہ گلخن تیرے سینہ میں نہاں
تیری خاموشی ہے اک ویرانۂ جنت نشاں
شہر خاموشاں سے بھی آگے ہی یہ ہو کا مکاں
ہر ادا ہے پر محن ہر شان ہے گریہ کناں
تو ہر ایک پہلو سے ہے تصویر غم اے خستہ جاں
کچھ تو کہہ للہ کیوں ہے اسقدر چپ ہو نہاں
تھا کبھی میں بھی تو تیرا ہمخیال و رازداں
کیا کہوں کیونکر سناؤں درد و غم کی داستاں
ہو نہ جب تک میرے منہ میں کامل و اکمل زباں
الغرض یہ ہو رہی تھی دل سے میری این و آں
کہ یکایک نامہ بر یعنے ملا چٹھی رساں
اسنے اک پرچہ دیا کھولا تو یہ عقدہ کھلا
از جناب حضرت اکمل مکمل نکتہ داں
کیا کہ مولٰنا علی احمدؐ جہاں سے چل بسے
جنکا حقانی تخلص تھا۔ زمانہ میں عیاں
آہ! مولٰنا دیا تمنے عجب داغ فراق
کیوں نہ ابن صدمہ سے ہو اب دامن دل لالہ گوں
کیسے اوصاف حمیدہ حق نے بخشے تھے تمہیں
شان رحمانی سے پائی تھیں ہزاروں خوبیاں
خوش طبیعت نیک طینت خیر خو درویش خو
عالم و فاضل سخنگوئی میں تھی سحر البیاں
وہ کلام پُر بلاغت۔ پُر فصاحت آپ کا
اپنے بیگانے ہیں جس کی مدح میں رطب اللساں
لذت درد دل۔ و پُر الفت یار ازل
بحر ذخار تعشق حسن کی روح رواں
شعر گو لاکھوں ہیں لیکن ذوق حقانی نہیں
آپ کو جس نے بنایا شمع بزم شاعراں
اور ہیں اہل بصر لیکن ہوں میں ممنون خاص
نظم خوانی سے تمہاری پائی جاہ خادماں
طائر طبع رسا نے پائی وہ بالا پری
شاخ طوبیٰ پر بسایا جا کے اپنا آشیاں
آپ کے اشعار سے کیا نسبت سلک گہر
لعل ہے کیا خاک پتھر اس میں یہ جوہر کہاں
مشکل و دشوار مضموں کو لگائے چار چاند
جس زمیں سخت کو چاہا بنایا آسماں
تختۂ رضواں بنایا دامن قرطاس کو
جس طرح میں آپ نے کھولا دہان گلفشاں
جبکہ مملو تھے دماغ و دل لسان غیب سے
کیوں نہ حقانی بنے غیرت دہ اہل زباں
وہ معارف پُر حقایق۔ اور حقانی کلام
نشتر فصاد مفسد تشنۂ خوں بدرگاں
آپ کو حاصل ہوئی تلمیذ سلطان قلم
بنگیا ہر لفظ اک حُقّہ مئے راز نہاں
مصلح موعود سے یہ مے ہوئی دو آتشہ
سُرخ رُو ہو کر بنے گل لالہ رشک ارغواں
الوداع اے عندلیب گلستان احمدی
الوداع اے طوطی مدحت سرا و نغمہ خواں
عاشق احمد مبارک ہو تمہیں یوم وصال
فضل حق ہو ہر گھڑی تسکین دہ پسماندگاں
ہر مسافر کو جہاں میں ہے یہی درپیش راہ
آگے پیچھے جاتے رہتے ہیں یونہی سب کارواں
یا الٰہی کر عطاء پاء صراط مستقیم
نفس امارہ کے حملوں سے ہوا ہوں نیم جاں
قادیانی کی دعا ہے تجھسے یارب غفور
حشر میں ہوں مدح خواں احمد آخر زماں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مولوی محمد احسن صاحب امروہوی مسیح موعود کی مخالفت میں

حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو حق بات جانتا ہو۔ اور بیان نہیں کرتا۔ وہ گونگا شیطان ہے اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ العصر کے نوٹ میں حدیث بیان فرمائی ہے جہاں وتواصوا بالحق کی تفسیر کی ہے یعنے جو حق بات جانتا ہو۔ اور بیان نہیں کرتا۔ وہ گونگا شیطان ہے دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایسے شخص کو بروز قیامت آگ کی لگام چڑھائی جاوے گی اس صورت کا درس مسجد احمدیہ بھیرہ میں پڑھا رہا تھا کہ جناب مولوی سید محمد احسن صاحب کا ٹریکٹ النصیحت پونچا اور جب میں نے اسکو پڑھا تو علاوہ اور باتوں کے جو کہ میرے خیال میں غلط تھیں جو کہ اول قرآن مجید پر دوسرا رسول اللہ کی ذات بابرکات پر تیسرا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اور چوتھا مولٰنا نور الدین خلیفۃ المسیح اول پر سخت حملہ تھا۔ دل برداشت نہ کر سکا اور جواب دینے پر مجھے دل نے مجبور کیا کہ جو کچھ معلوم ہے بیان کروں اور وہ مضمون سید صاحب کا یہ ہے النصیحت صفحہ ۱۶ سطر ۶ میں فرماتے ہیں۔ "واضح ہو۔ کہ نواس بن سمعان کی حدیث میں جو ایک طویل حدیث ہے اسمیں نبی کا لفظ ترمذی میں موجود ہی نہیں اب تو مطلع صاف ہو گیا کہ آنے والے مسیح کی نسبت نبی کا لفظ نہ کہیں قرآن میں موجود ہے اور نہ کسی حدیث میں ہے" سید صاحب نے آنیوالے مسیح کی نسبت نبی کا لفظ قرآن مجید اور حدیث شریف سے بالکل نکالدیا ہے ان سے پہلے ان کے اسیر مولوی محمد علی صاحب نے النبوت فی الاسلام صفحہ ۱۲۰ میں فرماتے ہیں "پس اس حدیث سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ مسیح موعود نبی ہے۔ یا یہ کہ اس امت میں کوئی بھی نبی آنیوالا ہے"

(۲) واضح ہو پہلے سید صاحب کا اعتقاد نبوت کا تھا۔ جب انہوں نے مولوی صاحب کی مجلس اختیار کی تو ان کے قول پر چلے تو اپنے پہلے اعتقاد کو بھول گئے اور مولوی محمد علی صاحب کے پیچھے ہو کر ان ہی کے اعتقاد کو تسلیم کرنا پڑا۔

اب میں جواب کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اول انہوں نے قرآن مجید پر حملہ کیا۔ کیوں انہوں نے فرمایا ہے کہ آنیوالے مسیح کی نسبت نبی کا لفظ نہ کہیں قرآن میں موجود ہے اول قرآن مجید سے مسیح کی قلم مبارک سے استدلال کرتا ہوں۔ حضرت اقدس کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری خبر قرآن مجید میں موجود ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ وہ مجھے بتلایا گیا ہے کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ" اعجاز احمدی صفحہ ۷ سطر ۲

سید صاحب بتلادیں کہ کیا اس آیت شریف میں لفظ نبی و رسول کا ہے یا نہیں اور خدا تعالیٰ نے اس آیت شریف کا حضرت مسیح علیہ السلام کو مصداق ٹھہراتا ہے کیا آپ کی زبان کو تسلیم کریں۔ یا خدا تعالیٰ کی اور مسیح موعود کی۔ پھر حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور اسکے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جبتک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ دصدت اقوامی اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ یعنے خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اسکو ہر قسم کے دین پر غالب کرے یعنے ایک عالمگیر غلبہ اسکو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں تخلف ہو اسلئے اسی آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گزر چکے کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت ظہور میں آئے گا (چشمہ معرفت صفحہ ۸۳ سطر ۴)

پھر حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ یہ آیت کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ درحقیقت اس مسیح ابن مریم کے زمانہ کے متعلق ہے کیونکہ تمام ادیان پر روحانی غلبہ بجز اس زمانہ کے کسی اور زمانہ میں ہرگز کہیں ممکن نہ تھا وجہ یہ کہ یہی زمانہ ہے وغیرہ وغیرہ

پھر حضرت اقدس فرماتے ہیں اور خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا۔ پس میں وہی مظہر ہوں۔ پس ایمان لا اور کافروں سے مت ہو اور اگر چاہتا ہے تو اس خدا تعالیٰ کے قول کو پڑھ۔ کہ ھو الذی ارسل رسولہ آخر آیت تک خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۷

جناب سید صاحب اور مولوی محمد علی صاحب اس آیت پر ایمان لاؤ کہ قرآن مجید میں حضرت اقدس کو نبی اور رسول کر کے پکارا گیا ہے انکار نہ کرو۔

لو سید صاحب اب میں حوالہ آپکی قلم سے نکلا ہوا دیتا ہوں وہ بھی سنئے اخبار بدر ۱۲ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ آپنے ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب کے خط کے جواب میں لکھا جسمیں آپ فرماتے ہیں البتہ یہ لکھا ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کا قرآنی اشارہ اس آیت میں ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ صفحہ ۸ کالم ۳۔ آپنے بھی ۱۹۰۶ء میں یہ آیت ہی پیش کی ہے۔ کیا اسوقت حضرت صاحب رسول تھے اور اب نہیں ہیں پھر آپ اس اخبار کے صفحہ ۸ کالم ۱ میں فرماتے ہیں۔ حقیقۃ الوحی کو پڑھو۔ کسقدر ایسے انسانوں پر جو بڑے بڑے دعاوی کرتے تھے بمقابلہ اس مامور من اللہ کے شہاب ثاقب گرے ہیں لیکن وہ علم جس کو اظہار علی الغیب کہتے ہیں وہ بجز مامور من اللہ کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ کیا یہ آپکی تحریر نہیں جسمیں مخالفوں کے آگے سینا حضرت مرزا صاحب کے مامور من اللہ اور رسول اللہ ہونیکا دعوے پیش کیا۔ کیا آپنے اسوقت نہ سمجھا۔ اور اب سمجھا یہ قرآن مجید پر سخت حملہ ہے دیکھو حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴ سطر ۱۲۔ کیونکہ جو شخص غور اور ایمانداری سے قرآن شریف کو پڑھیگا۔ اس پر ظاہر ہو گا کہ آخری زمانہ کے سخت عذابوں کے وقت جبکہ اکثر حصے زمین کے زیر و زبر کئے جاوینگے اور سخت طاعون پڑے گی اور ہر ایک پہلو سے موت کا بازار گرم ہو گا۔ اسوقت ایک رسول کا آنا ضروری ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ یعنے ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے جبتک عذاب سے پہلے رسول نہ بھیج لیں۔ پھر جس حالت میں چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت میں رسول آئے۔ جیسا کہ زمانہ گذشتہ کے واقعات سے ثابت ہے تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت جو آخری زمانہ عذاب کا ہے اور تمام عالم پر محیط ہو نیوالا ہے جسکی نسبت تمام نبیوں نے پیشگوئی کی تھی۔ رسول ظاہر نہ ہو اس طرح سے تو تکذیب کلام اللہ لازم آتی ہے۔ پس وہی رسول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود ہے"۔

سید صاحب آپ کلام الٰہی کی تکذیب کر رہے ہو کہ قرآن مجید میں آنے والے مسیح کے لئے نبی کا لفظ نہیں ہے جیسا حضرت صاحب فرماتے ہیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ایمانداری اور غور سے قرآن مجید پڑھو۔ قرآن کریم پر حملہ نہ کرو۔ پھر حضرت اقدس فرماتے ہیں نزول المسیح صفحہ ۴۸ "ایسا ہی خدا نے اور اس کے رسول نے مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے"۔ دوسرا آپ کا یہ فرمانا کہ نہ کسی حدیث میں نبی کا لفظ موجود ہے۔ وہ بھی ذرا سنو۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں حقیقۃ الوحی استفتا صفحہ ۱۶۔ ان اللہ سمانی نبیاً بوحیہ وکذلک سمیت من قبل علی لسان رسولنا المصطفٰے یعنے اللہ تعالیٰ نے میرا نام اپنی وحی میں نبی رکھا۔ اور اسی طرح میرا نام پہلے سے رسول اللہ ہمارے مصطفٰے نے میرا نام نبی رکھا پھر فرماتے ہیں حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰

اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں پیشگوئی کی گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو عیسٰے ابن مریم کہلائے گا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا پھر حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ نزول المسیح صفحہ ۴۸۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اسکے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے پھر حضرت اقدس فرماتے ہیں حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱۔ اسوجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط اسمیں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا۔ تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری۔ پھر حضرت اقدس فرماتے ہیں ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۴ "اس لحاظ سے صحیح مسلم میں مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا"۔ پھر حضرت اقدس فرماتے ہیں حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱۔ دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں۔ وہ بھی اسقدر مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پاتے۔ تو وہ بھی نبی کہلانے کے مستحق ہوتے تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور سے پانے سے روکدیا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ پھر حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ نزول المسیح صفحہ ۴۸ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جسکا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔ پھر فرماتے ہیں

تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۴۔ اسوجہ سے صحیح بخاری و صحیح مسلم اور انجیل اور دانیل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں بھی جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا ہے۔

سید صاحب اور بھی بہت جگہ حضرت اقدس نے احادیث صحیحہ کا حوالہ دیکر فرمایا ہے کہ میرا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے اور رسول رکھا ہے افسوس کہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کو بالائے طاق رکھکر مولوی محمد علی صاحب کے شکار ہو گئے۔

تیسرا حملہ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر کیا کہ حضرت اقدس تو فرمادیں کہ میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ خدا نے قرآن مجید میں فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث صحیحہ میں بھی نبی اللہ و رسول اللہ فرمایا ہے اور خود حضرت اقدس تصدیق کریں اور آپ برخلاف ان کے حضرت اقدس کی ایسی تحریر پر پانی پھیر دیں۔ یہ بڑا سخت اعتراض قرآن مجید پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت اقدس مسیح موعود پر آپ نے پیدا کر دیا۔

چوتھا حملہ آپ نے خلیفۃ المسیح پر کیا کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول یہی تصدیق احادیث کی فرماتے ہیں دیکھو اخبار بدر ۱۲ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۳ کالم ۳ فرماتے ہیں حضرت صاحب مرسل ہیں اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے تو بخاری کی حدیث کو نعوذ باللہ غلط قرار دیتے جسمیں آنے والے کا نام نبی اللہ رکھا ہے پس وہ نبی کا لفظ بولنے پر مجبور ہیں۔

اے سید صاحب! کیا مولوی صاحب نے بھی دھوکا کھایا ہے خدارا غور کرو کہ خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو قرآن مجید میں نبی اللہ کر کے بلایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی احادیث میں اپنی زبان مبارک سے نبی اللہ اور رسول کر کے پکارا ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود قرآن مجید اور احادیث کی تصدیق کریں کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ اور رسول اللہ فرمایا ہے اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے بھی یہی تصدیق کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے باوجود ان ثبوتوں کے کس طرح ہم آپکی یا مولوی صاحب کی باتوں کو تسلیم کر سکتے ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ان ثبوتوں کے بالمقابل آپ کی باتوں کو کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ پھر بار بار یہ اعتراض پیش ہوتا ہے کہ حضرت اقدس صرف مجدد اور محدث ہیں۔ جیسا کہ مولوی صاحب نے زور دیا ہے۔ اس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ ہم مانتے ہیں کہ حضرت اقدس مرزا صاحب مجدد بھی ہیں۔ محدث بھی ہیں لیکن ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ وہ مسیح موعود بھی ہیں اور مہدی موعود بھی ہیں۔ رسول بھی ہیں اور نبی بھی ہیں جیسا کہ خدا اور رسول اللہ نے فرمایا ہے اور جو شخص صرف مجدد و محدث ہی مانتا ہے میرے خیال میں وہ تو قرآن مجید کو ہی چھوڑ دیگا کیونکہ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ تو ان کو کہدے کہ انا اول المومنین۔ کہ میں پہلا مومن ہوں۔ اب ایک شخص جاہل اور عقل کو استعفا دینے والا کہہ سکتا ہے کہ محمد مصطفٰے صرف مومن ہیں۔ وہ خاتم النبیین نہیں ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں خود سیدنا محمد فرماتے ہیں کہ میں اول مومن ہوں۔ اسی طرح ایک جاہل کہہ سکتا ہے رسولؐ صرف محدث ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں خدا نے ان کو حکم دیا ہے کہ اما بنعمۃ ربک فحدث۔ جو خدا تعالیٰ نے تم کو نعمت دی ہے اسکو بیان کر۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعمت بیان کی تو بیان کرنے والا محدث ہوا۔ ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے نعمتیں خدا کی بیان کی ہیں اور لوگوں کو سنائی ہیں۔ اسواسطے صرف محدث ہیں۔ اسی طرح سے ایک کہہ سکتا ہے کہ سیدنا محمد مصطفٰے صرف نبی ہیں۔ خاتم النبیین نہیں ہیں۔ کیونکہ ہم نے صرف یہی پڑھا ہے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ یا ایھا النبی حالانکہ قرآن مجید میں انا اول المومنین بھی ہے۔ اور محدث بھی ہیں اور رسول بھی اور نبی بھی اور خاتم النبیین علاوہ ان اعتراضوں کے معترض یہ بھی اعتراض کر سکتا ہے کہ رسول اللہ صادق نبی نہیں ہیں۔ صرف خطاب نبی کا ملا ہے کیونکہ تمام قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدیقاً نبیاً نہیں فرمایا۔ اس واسطے ہم اس کو صادق نبی تسلیم نہیں کرتے۔ صرف نام ہی نام ہے صرف خطاب ہی خطاب ہے وہ بھی مسلمانوں کی زبانی نہ قرآن مجید کے ذریعہ۔ کیونکہ قرآن مجید میں صرف دو نبیوں کو خدا نے صدیق فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے واذکر فی الکتاب ادریس انہ کان صدیقاً نبیاً۔ اور یاد کر بیچ کتاب کے ادریس کو تحقیق وہ سچا نبی تھا۔ ایسا ہی خدا فرماتا ہے واذکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فی الکتٰب ابراھیم انہ کان صدیقاً نبیاً۔ یاد کر ابراہیم کو بیچ کتاب کے تحقیق وہ تھا سچا نبی۔ اب بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو قرآن مجید میں صدیقاً نبیاً نہیں فرمایا گیا۔ تو ایک آپ جیسا آدمی کہہ سکتا ہے کہ رسول اللہ صدیق نبی نہیں تھے یہی حال آپ لوگوں کا ہے کہ حضرت صاحب صرف مجدد ہیں اور صرف محدث ہیں اور پھر یہ نہیں پڑھتے کہ خدا نے اور رسول اللہ نے نبی اور رسول بھی فرمایا۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ اعزازی نام ہے یا خطاب ہے۔ خطاب سے یا اعزاز سے نبی نہیں بن سکتا۔ یہ صرف ناواقفیت اور جہالت کا ثبوت ہے بھائیو! غور کرو۔ خدا کے لئے کلام اللہ کی تکذیب نہ کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہ جھٹلاؤ۔ اور حضرت اقدس پر افتراء نہ باندھو۔ اور نہ خلیفۃ المسیح اوّل پر۔

حضرت اقدس کا دعویٰ ہے۔ کہ میں رسول اور نبی ہوں جیسا کہ فرماتے ہیں۔ بدر ۸ مارچ ۱۹۱۰ء۔ ہمارا دعوے ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔

حضرت اقدس برحق نبی کی خود تعریف فرماتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ نبی برحق کی حقانیت کے لئے ایمان لانے والوں کی کثرت شرط نہیں ہے۔ ہاں دلائل قاطعہ سے اتمام حجت شرط ہے۔ پس جگہ منہاج نبوت کی رُو سے اتمام حجت ہو چکا ہے۔ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۷۔ یہاں برحق نبی کی ایک دلیل دی ہے۔ کہ اتمام حجت شرط ہے۔ اور پھر فرماتے ہیں کہ میری طرف سے اتمام حجت ہو چکی ہے۔ اس واسطے نبی ہوں۔ پھر دوسری دلیل فرماتے ہیں نبی کی اور وہ یہ ہے ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۵۔ خدا تعالےٰ نے یہ اجتہادی غلطی انبیاء کے لئے اسواسطے مقرر کی ہے۔ تاکہ معبود نہ ٹھہرائے جاویں۔ مگر اس سے اُن کی اتمام حجت میں فرق نہیں آتا۔ کیونکہ معجزات کثیرہ سے ان کی حقیقت ثابت ہو جاتی ہے خدا کے سچے نبی مسیلمہ کذاب یا دیگر جھوٹے مدعیانِ کے صرف اجتہادی غلطی سے جو ان کی کسی پیشگوئی میں ہو مشابہ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان میں سچائی کے انوار اور برکات اور الٰہی تائیدات اس قدر ہوتی ہیں۔ جو انکی سچائی کی تیز دھار مخالف کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے اور اس کے ہزارہا نشان ایک پُر زور دریا کی طرح موجزن ہوتے ہیں۔ اسمیں حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ نبی کی شناخت معجزات کثیرہ سے ہوتی ہے کہ یہ سچا اور برحق نبی ہے۔ پھر اپنے نبی ہونے کی معجزات کثیرہ سے ہی دلیل دیتے ہیں۔ اس عبارت سے آگے فرماتے ہیں۔ ہاں اگر یہ اعتراض ہو کہ اس جگہ معجزات کہاں ہیں۔ تو میں صرف یہی جواب نہیں دونگا۔ کہ میں معجزات دکھلا سکتا ہوں۔ بلکہ خدا کے فضل اور کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنیکے لئے اسقدر معجزات دکھلائے ہیں۔ کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنھوں نے اس قدر معجزات دکھلائے ہوں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اسقدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثنا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس۔ کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے اور خدا نے اپنی حجت پوری کر دی اب چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔

لے سید صاحب! خواہ اب قبول کرو۔ یا نہ کرو۔ حضرت صاحب نے اپنی نبوت کے سوا اور دلائل کے دو دلائل ایسے دیئے ہیں۔ کہ اگر حضرت اقدس کو نبی تسلیم نہ کیا جاوے تو تمام نبیوں کی نبوت سے انکار کرنا پڑیگا۔ اتمام حجت بھی ہو چکا۔ اور معجزات کثیرہ کی بھی کوئی حد نہیں رہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قرآن مجید میں اپنے اور مخالفوں کے درمیان وحی کی شرط مقرر کی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اپنے اور مخالفوں کے درمیان وحی کی شرط مقرر کی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں خدا تعالےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کو کہدو۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی۔ سورہ کہف رکوع اخیر۔ ان کو کہدو کہ میں تمہارے جیسا بشر ہوں یعنے تمہارے اور میرے میں انسانیت کے لحاظ سے کچھ فرق نہیں۔ یہی فرق ہے کہ مجھے وحی ہوتی ہے یعنی خدا میرے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے۔ یہی فرق نبی میں اور دوسرے لوگوں میں ہوتا ہے۔ کہ نبی سے خدا ہمکلام ہوتا ہے اور بکثرت ہوتا ہے اور دوسروں سے نہیں وحی کا یہی امتیاز فرمایا ہے اور حضرت اقدس کو بھی یہی آیت خدا تعالےٰ نے الہام فرمائی دافع البلاء صفحہ ۷ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ آخرہ۔ ایک ہی آیت ہے اور ایک ہی وحی ہے اور پھر اپنی وحی کی نسبت ایک غلطی کے ازالہ صفحہ ۱ میں فرماتے ہیں۔ اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں۔ جو مجھے ہوئی جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے۔ اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں۔ کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ وہ اسی خدا کا کلام ہے۔ جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ پر اپنا کلام نازل کیا۔ پھر فرماتے ہیں۔ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۹

مجھے اپنی وحی پر ایسا ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

پھر حضرت اقدس تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴ میں فرماتے ہیں۔ میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیم سے مکالمہ و مخاطبہ کیا۔ اور پھر اسحاق سے اور اسمٰعیل سے اور یعقوب سے اور یوسف سے اور موسیٰ اور ابن مریم سے اور سب سے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ویسا ہمکلام ہوا۔ کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔

ذرا تعصب کو الگ کرکے سوچو۔ کہ حضرت اقدس اپنی وحی کو کیا عزت اور شان دیتے ہیں اور اپنی وحی کو کسی مجدد یا دیگر صلحا یا اقطاب یا اولیاء کے ساتھ نہیں شامل فرماتے۔ اگر شامل اور درجہ اپنی وحی کا بیان فرماتے ہیں تو نبیوں کی وحی کے ساتھ تو پھر توریت اور انجیل اور قرآن مجید کا نام لیا ہے۔ دوسرے مجاردوں اور محدثوں کی کتاب کے ساتھ نہیں ملاتے۔ بلکہ آسمانی کتابوں کے ساتھ اپنی وحی کو شامل کرتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ جو عظیم الشان بنی ہوئے۔ مگر افسوس ہے تو یہ ہے کہ ان لوگوں کو ہو کیا گیا۔ کہ ایسے صریح صاف باتوں کے ہوتے ہوئے پھر انکار کئے جانا جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔

پھر اگر تورات و انجیل اور قرآن کی وحی نبوت ہے تو کیا وجہ کہ حضرت اقدس کی وحی نبوت نہیں۔ حالانکہ توریت و انجیل و قرآن آسمانی کتب ہیں۔ اور اپنی وحی بھی آسمانی ہی بیان فرماتے ہیں۔ جس خدا نے تورات و انجیل نازل فرمائی۔ اسی خدا نے یہ کلام بھی نازل فرمایا۔ اور اپنی وحی نبیوں کی وحی کی مانند ٹھہراتے ہیں تو پھر وحی نبوت کیوں نہ ہو۔ دیکھو حضرت اقدس اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۱۔ کیونکہ میری تمام بحث وحی نبوت میں ہے۔ اگر آپ کی وحی وحی نبوت نہ تھی تو پھر بحث کیسی ؎

یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو۔ باز آؤ اگر کچھ خوف یزداں ہے

پھر سید صاحب نے النصیحت کے صفحہ ۱۱ میں سیاسی خلافت کہکر گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ جس کا جواب حضرت اقدس خلیفہ ثانی برحق نے پورے طور پر خطبہ میں دے دیا ہے اس کے متعلق یہی عرض ہے کہ سید صاحب کو اس وقت خیال نہ آیا۔ جب وقت حضرت اقدس خلیفۃ المسیح اول مولنا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اخبار بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۱ء صفحہ ۴ کالم ۱ میں لاہور احمدیہ بلڈنگس میں تقریر فرمائی۔ آدم ؑ اور داؤد کا خلیفہ ہونا میں نے پہلے بیان کیا اور پھر اپنی سرکار کے خلیفہ ابوبکر اور عمر رضؓ کا ذکر کیا اور یہ بھی بتلایا۔ کہ جس طرح ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا اور یہ بھی بتلایا کہ جس طرح ابوبکر اور عمر خلیفہ ہوئے۔ اسی طرح پر خدا تعالےٰ نے مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ کیا۔

سید صاحب بتلاویں کہ کیا حضرت ابوبکر اور عمر رضؓ کی خلافت سیاسی نہ تھی۔ اور اگر سیاسی تھی تو حضرت خلیفۃ المسیح اول جناب مولوی صاحب اسی طرح کی اپنی خلافت بتلاتے ہیں۔ کیا اس وقت آپ ڈرے ہوئے تھے اور خوف تھا۔ کہ اگر نام لیا تو کہیں مولوی صاحب اپنی خلافت سیاسی بتلاتے ہیں۔ سزا نہ دیویں۔ اسواسطے آپ نے نام نہ لیا ہوگا۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول نے اس وقت جھڑکی دی تھی۔ جیسا کہ اس اخبار بدر کے صفحہ ۴ کالم ۳ میں فرماتے ہیں

تمنے میرے ہاتھوں پہ اقرار کئے ہیں۔ تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے اگر تم زیادہ زور دوگے۔ تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں۔ جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔

اب بتاؤ کہ خالد بن ولید نے مرتدوں کو کس طرح سزا دی تھی۔ اسی قسم کی سزا حضرت خلیفۃ المسیح اول فرماتے ہیں۔ تو اس وقت تو سر بھی نہ اٹھایا۔ اور جوں تک بھی نہ رینگی۔ اور آج احمدیہ بلڈنگس میں قیام فرما کر اور ان کے جال میں پھنس کر اور ان سے سیکھ کر خلافت سیاسی یاد آگئی۔ جس وقت سزا کا حکم نافذ ہونا ہے پہلے خلیفہ کے وقت تو سن کر دم بخود ہو جاتے ہیں۔ اور جب خلافت سیاسی کا نام بھی نہیں۔ اور مرتدوں کی طرح سزا کا حکم بھی نہیں۔ تو پھر حال دوہائی۔ ذرا خوف کرکے جو لکھو۔ لکھو۔ ان باتوں سے کچھ نہیں بنتا۔ اور یاد رکھو ؎

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو ایک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس رہ کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک بن کر دشمنوں کے سر پر پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی سخت ایک طوفان لاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

(خاکسار مستری احمد دین سکرٹری انجمن بھیرہ)

# حضرت مسیح موعود کی کتابوں سے
# کون ناواقف ثابت ہوا؟

مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے ۲۷ ستمبر کے پیغام میں بڑے زور سے لکھا کہ حضرت میانصاحب جناب مسیح موعود کی کتابوں سے قطعاً ناواقف ہیں۔ حضور تو لکھتے ہیں۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شکم آمنہ عقیقہ میں تھے تب فرشتے نے ظاہر ہو کر کہا کہ اے آمنہ تو بیٹا جنیگی اسکا نام احمد رکھنا۔ اور میانصاحب لکھتے ہیں یہ بات کسی کی بنائی ہوئی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے یہ کلمات استکبار سے جناب میانصاحب کے خلاف جذبۂ حقارت پھیلانے کے لئے لکھے۔ لیکن جب الحکم الفضل و فاروق میں بار بار مطالبہ کیا گیا کہ یہ عبارت حضرت اقدس نے کہاں لکھی ہے تو خاموش رہ گئے جس سے یہ نتیجہ نکالنے کا ہمیں حق پہنچتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب خود حضرت اقدس کی کتابوں سے قطعاً ناواقف ہیں ناواقف ہی نہیں بلکہ باوجود ناواقف ہونے کے لوگوں کو یہ دھوکا دینا چاہتے ہیں کہ میں تو واقف ہوں مگر دوسرے ناواقف حالانکہ خود قطعاً ناواقف ہیں۔ پھر جس حوالہ پر اس الزام کا دارومدار رکھا ہے اسکے خلاف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں موجود ہے یعنی آپ فرماتے ہیں کہ فرشتے نے آمنہ پر ظاہر ہو کر کہا کہ اسکا نام محمدؐ رکھنا کسقدر ذلیل ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مسیح موعودؑ کا ایک نشان

جو

## حال ہی میں ظاہر ہوا

روس کی رعایا نے موجودہ زار کے لئے ایسے امور پیدا کر دیئے کہ وہ باحال زار ۱۵ مارچ کو تختِ حکومت سے دست بردار ہونے پر مجبور ہوا۔ اور خدا کا نشان ایسے کھلے طور پر پورا ہوا۔ کہ اخبار وکیل ۲۴ مارچ کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

"انقلاب روس دنیا کی تاریخ میں کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے ۱۸۸۹ء کے انقلاب عظیم کے بعد چشم فلک نے کوئی اتنا بڑا واقعہ نہیں دیکھا۔ اٹلی کا اتحاد آزادی امریکہ کی خانہ جنگی۔ جاپان کا صعود ٹرکی کا انقلاب غرضیکہ کوئی واقعہ اہمیت میں اس سانحہ ہوش ربا سے بڑھکر نہیں ہے"

اس نشان کے متعلق جو کچھ حضرت فضل عمر نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے اسکا خلاصہ حضور ہی کے الفاظ میں یہ ہے:۔

حضرت مسیح موعود نے ایک نظم لکھی تھی اسمیں نہایت دردناک طریق سے موجودہ جنگ کا نقشہ کھینچتے ہوئے یہ بھی لکھا تھا۔ کہ:۔

منصل ہونگے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا۔ تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

زار روس کا بادشاہ تھا۔ اسکے متعلق آپ نے بتایا تھا کہ وہ ایک سخت مصیبت میں مبتلا ہوگا۔ یہ پیشگوئی جس وقت کی گئی۔ اسی وقت اس شعر پر کہ:۔

یک بیک اس زلزلہ سے سخت جنبش کھائینگے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھدیا تھا۔ کہ:۔

"اللہ تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے۔ اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت کا ہوگا۔ بلکہ قیامت کا زلزلہ اسکو کہنا چاہئے جس کی طرف سورہ اذا زلزلت الارض زلزالھا اشارہ کرتی ہے۔ لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا۔ ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو۔ بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو۔ جو قیامت کا نظارہ دکھلا دے۔ جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے ہاں اگر ایسا خارق العادت نشان ظاہر نہ ہو۔ اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اس صورت میں میں کاذب ٹھہرونگا"

اس عبارت میں صاف طور پر آپ نے بتلایا ہے کہ یہ وحی کے ماتحت پیشگوئی ہے۔ اگرچہ آپ نے وہ وحی نہیں بتلائی۔ لیکن اس کی تفصیل ان اشعار میں نہایت واضح طور پر کر دی تھی جو حرف بحرف پوری ہو رہی ہے ان شعروں میں ایک شعر یہ ہے ؎

رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دیگی انہیں مثل درختانِ چنار

یعنے جن کی رات کو چنبیلی کے پھولوں کی طرح سفید پوشاک ہوگی صبح ان کا یہ حال ہوگا کہ جس طرح چنار کے پتے کا رنگ سرخ ہوجاتا ہے اسی طرح خون سے ان کے کپڑوں کا رنگ سرخ ہوجائیگا

اب اگر یہ ایک شاعرانہ تشبیہ ہی ہوتی۔ اور لڑائی میں ایسا ہو بھی جاتا۔ تو بھی ان لوگوں کو جنکی نسبت یہ پیشگوئی تھی یہ بتانا مشکل ہوتا کہ چنار کے درخت کے پتوں کی طرح تمہارے لباس خون سے سرخ ہوگئے ہیں۔ کیونکہ جن لوگوں نے چنار کے درخت کو دیکھا نہ ہوتا۔ اور جو جانتے ہی نہ ہوتے کہ چنار کے پتوں کا کیا رنگ ہوتا ہے وہ اس تشبیہ کو اچھی طرح سمجھ نہ سکتے اور ان کے خیال میں زیادہ سے زیادہ یہ بات آسکتی کہ جس طرح دوسرے بعض درختوں کے پتوں میں کچھ سرخی پائی جاتی ہے۔ اسی طرح چنار کے پتوں میں بھی سرخی ہوگی۔ مگر

## حقیقت یہ ہے

کہ چنار کے پتہ پر ایسی سرخی ہوتی ہے جیسی کہ گاڑھے جمے ہوئے خون کی رنگت اور ہو بہو خون ہی معلوم ہوتا ہے اب دیکھئے فرانس میں جہاں لڑائی کا سب سے زیادہ زور شور رہا ہے اور اب بھی ہے وہاں میدان جنگ میں چنار کے درخت دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ہمارے ایک دوست نے لکھا تھا کہ میں جنگی خدمت ادا کرنے کے لئے میدان جنگ میں کھڑا ہوں گولے برس رہے ہیں اور میں چنار کے درخت کے نیچے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر پڑھتا ہوا کہ ؎

رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دے گی انہیں مثل درختانِ چنار

زخمیوں کے زخموں کو دھو کر مرہم پٹی کر رہا ہوں۔ اس دوست نے چنار کا ایک پتہ بھی بھیجا تھا۔ جس کے ایک طرف کا رنگ ہو بہو خون کی طرح تھا۔ اور دوسری طرف کا کچھ زردی مائل۔

پس یہ کوئی شاعرانہ بات نہ رہی۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے فعل نے بتا دیا کہ واقعہ میں اس مقام پر چنار کے پتے تھے۔ اور انہیں کے رنگ کی پوشاکیں ہو رہی تھیں۔ اگر جنگ کسی ایسے ملک میں ہوتی۔ جہاں چنار کے پتے خون سے سرخ ہونے والے کپڑوں کی طرف اشارہ نہ کرتے تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ یہ شاعرانہ طور پر کہا گیا ہے مگر ان درختوں کا وہاں موجود ہونا اور پھر ان کے نیچے انسانوں کے خون سے لت پت ہونا بتاتا ہے۔ کہ یہ شاعرانہ بات نہ تھی۔ بلکہ اصل حقیقت بیان کی گئی تھی

غرض اس پیشگوئی کی جو تفصیل حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہے وہ ایسی کھلی کھلی اور صاف طور پر پوری ہوئی ہے کہ بے اختیار منہ سے الحمد للہ رب الظالمین نکلجاتا ہے۔ لیکن پیشگوئی کی تفصیل میں

## ایک بات

ایسی بھی تھی جو ابھی تک باقی تھی۔ اور جس کے متعلق بارہا گفتگو ہوئی کہ کس طرح پوری ہوگی۔ کئی لوگوں نے کہا کہ ان اشعار میں جو پیشگوئی کی گئی ہے وہ واقعہ میں موجودہ جنگ کے متعلق ہے۔ لیکن اس کو عام طور پر کس طرح شائع کریں جبکہ اسمیں لکھا ہے کہ ع

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

کیونکہ زار ہماری گورنمنٹ کا حلیف ہے اور مصلحت چاہتی ہے کہ ہم اپنی گورنمنٹ کے حلیف کے متعلق کوئی ایسی بات نہ شائع کریں جس سے اس پر زد پڑتی ہو۔ پھر کیا کیا جائے۔ ان حالات کے ہوتے ہوئے ممکن تھا کہ یہ پیشگوئی دبی رہتی مگر خدا تعالےٰ چاہتا تھا کہ اس کا

## اعلان

کرائے۔ اور دنیا کو پورا کر کے دکھائے کیونکہ اگر خدا تعالیٰ اسکا اعلان نہ کرانا چاہتا۔ تو پھر حضرت مسیح موعود بھی اسکو شائع نہ کرتے۔ مجھے حضرت مسیح موعود کے ایسے الہامات معلوم ہیں۔ جن کے متعلق آپ کو بتایا گیا۔ کہ ان کو

رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دے گی انہیں مثل درختانِ چنار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظاہر نہ کیا جائے ایسے الہامات اس وقت کی مصلحت کے خلاف ہوتے ہیں۔ اور صرف نبی کو کسی خاص غرض کے لئے بتائے جاتے ہیں۔ مگر اس پیشگوئی کے متعلق حیرت ہوتی تھی کہ حضرت مسیح موعود نے اسکو شائع کیا ہے اور بڑے زور کے ساتھ شائع کیا ہے۔ مگر اب جبکہ اس کے باقی حصے پورے ہو رہے ہیں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ ہم اسکی اشاعت نہیں کر سکتے کیونکہ زار روس گورنمنٹ برطانیہ کا حلیف ہے۔ اور گو ہم کسی واقعہ پر اسلئے خوشی نہ کرتے کہ زار روس کو نقصان پہنچا ہے۔ بلکہ اس لئے خوشی کرتے کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے جیسا کہ جب مبارک احمد فوت ہوا۔ تو حضرت مسیح موعود نے خوشی کا اظہار کیا مگر یہ خوشی لڑکے کے مرنے کی وجہ سے نہ تھی بلکہ اس لئے تھی۔ کہ اس طرح ایک پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ اسی طرح ہم اگر سلطنت روس کے متعلق خوشی کرتے۔ اور گو افسوس بھی ہوتا۔ تاہم ہماری وہ خوشی پیشگوئی کے پورا ہونے پر ہوتی۔ اور ہماری نیت نیک ہوتی۔ مگر اسکا لوگوں پر اظہار ظاہر میں یہی نتیجہ نکالنے پر مجبور کرتا تھا کہ گویا ہم سلطنت روس کے مصائب اور مشکلات پر خوش ہو رہے ہیں۔ اور ایسا کرنا اپنی گورنمنٹ کے خلاف کرنا تھا۔ اس سے ہم حیران تھے کہ اگر یہی حالت رہی تو ہوگا کیا ہمارے خیال میں یہی تھا کہ سلطنت روس کو اس شعر کے مطابق کوئی نقصان پہنچے گا۔ اور اس کو ہم اچھی طرح ظاہر نہ کر سکینگے۔ لیکن

## اللہ تعالیٰ کی منشاء

کچھ اور تھی۔ جو ہمارے خیال میں نہیں آتی تھی۔ اور اب بالکل صاف اور واضح طور پر ظاہر ہو گئی ہے سو وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود نے یہ نہیں فرمایا کہ ع

روس بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

بلکہ یہ فرمایا ہے کہ ع

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

اس سے پتہ لگتا ہے کہ روس کی ساری سلطنت کو چھوڑ کر جو صرف زار کا نام لیا گیا ہے۔ اور اسکی حالت زار بتائی گئی ہے۔

تو اس پیشگوئی کا تعلق زار کی ذات خاص سے تھا۔ گویا اس ساری پیشگوئی میں جس کا نقشہ ان اشعار میں کھینچا گیا ہے۔

## ایک اور پیشگوئی

زار کے متعلق تھی جسکے متعلق بتا دیا۔ کہ وہ بھی اسوقت پوری ہوگی۔ جبکہ یہ جنگ شروع ہوگی جس کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور خبریں آگئی ہیں۔ کہ جب لوگوں نے دیکھا۔ کہ زار اور اس کے وزرا جنگ میں پوری کوشش اور سعی نہیں کرتے تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کو ہٹا دیا جائے۔ چنانچہ اب زار کو معزول کر دیا گیا ہے اور پارلیمنٹ قائم ہو گئی ہے اور ہماری گورنمنٹ نے بھی نئی گورنمنٹ کو تسلیم کر لیا ہے گویا وہ مصیبت جس کا ذکر پیشگوئی میں ہے وہ زار پر ہی پڑی۔ اب ہم اس کو جس قدر بھی شائع کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ اور اسمیں کوئی حرج نہیں ہے۔ بلکہ اب تو ہماری گورنمنٹ نے خود اس خبر کو شائع کیا ہے اور بتایا ہے کہ موجودہ روسی گورنمنٹ جنگ میں پہلے کی نسبت بہت زیادہ جوش سے کام لے گی۔ اس طرح ہمارے لئے دوہری خوشی ہے ایک تو یہ کہ روسی سلطنت ہماری گورنمنٹ کی مدد اور تائید پہلے کی نسبت بہت زیادہ کرے گی اور دوسرے یہ ہے کہ یہ پیشگوئی ایسے صاف اور واضح طور پر پوری ہوئی ہے کہ کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا

آجتک کی جو خبریں آئی ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ اب آئندہ کوئی زار نہ بنایا جائے گا۔ بلکہ پارلیمنٹ ہوگی گویا زار کا ایسا حال زار ہوا کہ آئندہ کوئی زار ہی نہ ہوگا۔

پس خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ عظیم الشان پیشگوئی پوری کر کے دکھائی ہے اسپر ہم جسقدر اسکی حمد کریں تھوڑی ہے۔ اور جسقدر اسکا شکر بجا لائیں کم ہے۔

اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے ہماری

## ترقی کا راستہ

روس میں بھی کھل گیا ہے اور اب میرا ارادہ ہے کہ روسی زبان میں اشتہار شائع کراؤں۔ اور روس کے لوگوں کو بتایا جائے کہ یہ جو کچھ تمنے کیا ہے خدا کی منشاء کے ماتحت کیا ہے اور اسکی خبر خدا نے اپنے ایک برگزیدہ انسان کے ذریعہ پہلے سے ہی دے رکھی تھی۔

یہ خدا تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا فضل ہوا ہے ہم کہاں اسکا شکریہ ادا کر سکتے ہیں مگر اس نے بتایا ہے کہ الحمد للہ رب العلمین پس ہم یہی کہتے ہیں۔ ہمارے پاس دنیا کا مقابلہ کرنیکے لئے کیا ہے نہ مال ہے نہ دولت ہے۔ نہ اسباب ہیں لیکن خدا تعالیٰ ہماری مدد اور تائید کے لئے اسباب پیدا کر رہا ہے اور ایسے زبردست اسباب پیدا کر رہا ہے کہ جن کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اسلئے ہر وقت ہمیں اسکی حمد کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اس حمد کے پوری طرح ادا کرنے کی توفیق دے۔ جو اسکے انعامات کے مقابلہ میں اسپر واجب ہے۔

## وزیر ہند کا مراسلہ

جرمن بدستور پسپا ہو رہے ہیں اور انگریزوں اور فرانسیسیوں نے ۱۰۰ کے قریب دیہات اور قصبات پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب خندقی لڑائیوں کی بجائے میدانی جنگ کا سلسلہ شروع ہے اور فرانسیسی اور انگریزی رسالے پسپا ہوتے ہوئے جرمنوں کا تعاقب کر رہے ہیں۔

## انقلاب روس اور زار کی حالت زار

اخبارات میں ہر روز اس قسم کے بیانات شائع ہوتے رہتے ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ زار روس اور انکے خاندان کس طرح سے ایک دوسرے سے جدا ہیں اور انہیں ملک کے حالات کا ذرا بھی علم نہیں ہے۔ اور خود زار روس کے خاندان کے مصائب کی بھی انکو خبر نہیں ہے۔

اخبار نیو رس گزٹ کا بیان ہے کہ ایم پرو ٹوپاف اور زار شاکی خط و کتابت ایسی خط و کتابت کا انکشاف ہوا ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ پہلی گورنمنٹ کا رجحان جرمن کی طرف تھا۔ اس خط و کتابت سے اس امر کی تصدیق بھی ہوتی ہے کہ پہلی گورنمنٹ نے جرمنی کے ساتھ علیحدہ صلح کرنے کی کوشش کی تھی۔

## ہندوستان کی خدمات کا اعتراف

۔ صاحب وزیر ہند نے ہندوستانی فوج کی بیش بہا خدمات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ کہ اسوقت تین لاکھ ہندوستانی سپاہی میدان جنگ کے مختلف حصوں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔